

ذریعہ برتری فریقہ کے برہمنوں کے

چالیس نواحد کی قہر

المستی

بریلوں کا چالیسواں

بریل مکتب کے اندر

شائع

مولانا حافظ

بریل مکتب کے اندر

نورانی مستشرق احمد جالندار

حیدرآباد
۱۹۲۸ء

ڈبرین جنوبی افریقہ کے بریلویوں کے

چالیس مغالطوں کی حقیقت
المستحق

بریلویوں کا چالیسواں

شائع کردہ

(مولانا) حافظ محمد اسلم

مدرس اسلامک اسکول، نیشنل پبلیشرز، نئی دہلی

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۸	رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں	۵	تعدادت واعتراف
۱۹	مشی میں جلتے سے مراد	۶	مخالطہ اسکاں کذب
۲۰	افندہ کو ماننے کا مطلب	۶	مولانا رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ
۲۰	پنیر خدائی طاقت نہیں رکھتے	۷	شیطان اور ملک الموت کا علم
۲۱	جناب پیر مہر علی صاحب کارشاد	۸	مولانا خلیل احمد صاحب کا عقیدہ
۲۱	پنیر خدائی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا	۸	کیا اپنی عاقبت کا بھی علم نہیں؟
۲۲	ناکارہ کا لفظ غیب وار نہ تھا	۹	حضرت مولانا تھانوی کی عبادت
۲۲	ذلیل کا لفظ کمزور کے معنی میں تھا	۱۰	علم غیب عطائی نہیں ہوتا
۲۳	مخلوق خالق کے سامنے ذرہ ناچیز	۱۰	مولانا احمد رضا خان کا عقیدہ
۲۳	طاغوت کے معنی	۱۱	فنا میں حضرت کا خیال
۲۵	پنیر خدائی حقیقتی جھوٹ سے پاک	۱۱	مولانا احمد رضا خان کی خیانت
۲۵	کیا اتمی عمل میں بڑھ سکتا ہے	۱۲	رحمۃ اللعالمین صفت ہے خاصہ نہیں
۲۷	صحابہ کے بارے میں دیوبند پر اقرار	۱۳	مولانا محمد قاسم اور ختم نبوت
۲۷	شیعوں کے مذہبی اعمال میں ہنوائی	۱۳	مولانا احمد رضا خان کی خیانت
۲۷	نیک اعمال میں اپنی تنہا عبادت	۱۵	خواب میں مولانا اشرف علی کا نام
۲۹	کھانا سامنے رکھ کر افعال ثواب	۱۷	کیا احمد رضا خان مجسمہ کعبہ کے بغیر تھے؟
۲۹	مولانا احمد رضا خان سے بیکار کہتے ہیں	۱۷	حضرت کی تنظیم بھائی کی سی نہیں

صفحہ	عنوانات
۱۳	کتابتہ معونہ برزیہ اردو بازار لاہور
۱۹	حافظ نور محمد سلطان پورہ روڈ لاہور
۱۳	تعمیری کتب خانہ اردو بازار راولپنڈی
۱۳	کتب خانہ مظہری جی ۱۳ ناظم آباد کراچی
۱۳	کتابتہ رشیدیہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال
۱۳	امجد اکینڈہ اردو بازار لاہور

صفحہ	عنوانات
۱۳	کتابتہ امدادیہ باب الحرمہ مکہ مکرمہ سعودی عرب
۱۳	ادارہ اشاعت و نیات نظام الدین دہلی
۱۳	عارف کپنی دیوبند ضلع مہاراجپور یو۔ پی

صفحہ	عنوانات
۱۳	اسلامک اکینڈہ ۱۹ چارٹن ٹیریس آف ایمریوک سٹریٹ مانچسٹر
۱۵	دوستناک روڈ بالسل ہیڈ برمنگھم یو کے

صفحہ	عنوانات
۱۳	مدرسہ عربیہ جامعہ رحمانیہ رجسٹرڈ
۱۳	جامعہ مسجد حبیبہ ہرہ ٹاؤن لاہور

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۵	سید صاحب کے فضل کا واقعہ	۲۹	غنی بھائی ثواب کا کھانا کھانے
۳۶	ہر ریح الاول کو میلاد قرار دینا	۳۰	گیا دھوی میں غیر شرعی نظریات
۳۷	عقیدہ تکرار ولادت	۳۰	ہندوؤں کے توار کے کھانے
۳۸	کھڑے ہو کر سلام پڑھنا	۳۱	طوائف کی شیرینی پر فاقہ
۳۹	عقیدہ حاضر ناظر کا انکار	۳۱	کوٹے کی جلالت و حرمت
۳۹	مرانا دیدار علی کا عقیدہ	۳۲	مشرقی شیخ السنہ پر اعتراضات
۳۹	میلاد میں تشریف آوری کا اقرار	۳۲	خان بریلوی میں شان صدیقی کا دعویٰ
۴۰	دس ہزار کا انعامی پیانچ	۳۲	صحابہ کی سب ادبی کا الزام

تعارف و اعتراف

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى... والله خير لما يشركون... اما بعد

مولوی احمد رضا خاں صاحب کے پوتے ریکان رضا خاں نے ساؤتھ افریقہ آکر عجیب غریب پیدا کر دی ہے جہاں گئے اختلافی مسائل پھیل گئے، سخت فرقہ وارانہ کشیدگی بھی کہ پاکستان کے ایک نعت خواں محمد شفیع اودھری بھی آدمی تھے۔ آپ پوری خوش گمانی سے فرقہ وارانہ آگ کو بھڑکانے رہے تبلیغی جماعتوں کے سجدوں میں داخلے بند کرانے۔ انگریزی اخبارات میں ان جھگڑوں کی خبریں چھپیں اور مسلمانوں کو غیر مسلموں کے سامنے ان باتوں سے بہت شرمسار ہونا پڑا۔ بریلویوں نے تفرقہ بازی پھر بھی نہ چھوڑی پھر یہاں علماء حق کی آمد بھی ہوئی جو مسلمانوں کو قرآن کریم سناتے رہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں انھوں نے لوگوں کو قرآن کی دعوت دی صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ زندگیوں کی طرف بلایا اور لوگوں کو ان خدایات اسلامی کی طرف توجہ دلائی جو اولیاء کرام نے دین حق کے چھیلے میں سرسبز بنائی تھیں۔

اسی اثنا میں ڈربن کے جناب ثناء جی خاں آفٹ سپرمارکیٹ وارک ایونیو ڈربن رہنے پائیں اعتراف پرستل ایک پمپلٹ شائع کیا۔ ہمیں پمپلٹ ملا دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے وہی فرستہ اعتراضات تھے جن کا جواب علامہ اہل سنت و الجماعت ابراہیم سے پچھے ہیں یہ وہی چند مفاد طے تھے جن کے سہارے بریلوی گاڑی چل رہی ہے، ترتیب نئی تھی اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ ان مفاد طوں کی حقیقت و زوال و کھول دی جائے۔ جوں جوں لوگ سمجھتے جاویں گے بریلوی گاڑی کو بریک لگتی جائے گی۔ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا

کہ علامتے دیوبند صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہیں اور ان بزرگوں پر توہین رسالت کا الزام بالکل غلط ہے جن عبارات کو توہین آمیز بتلایا جاتا ہے ان کے مطالب وہ نہیں جو یہ فرقہ پرست نعت خواں بتلاتے ہیں بلکہ ان کی مراد کچھ اور ہے جنہیں سمجھنے کے لیے کچھ حواشی کر کے علم رکھنے اور خدا کا خوف رکھنے کی ضرورت ہے۔ خدا کرے ان لوگوں کو بات سمجھ آ جائے۔ وہ مخالفوں سے نکل آئیں اور دوسروں کو مخاطبہ دینے کی تفرقہ انگیز حرکتوں سے رکھائیں وہ ذالک علی اللہ لعنہ۔

بریلوی پمفلٹ میں دیے گئے مغالطے

علامہ دیوبند کی عبارات :

(۱) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے۔ الحاصل اسکا ان کذب سے مراد و خول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے نہ

بریلوی خیانت :

”علامہ دیوبند کی عبارت ”سرخئی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھنا خیانت ہے جیسا کہ یہاں لکھا ہے“ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہ صریح خیانت ہے۔ یہ علامہ دیوبند کی عبارت ہرگز نہیں جیسا کہ یہاں صریح میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہی اگلی عبارت تو اس میں صرف قدرت باری تعالیٰ کا بیان ہے، کھنسنے والا دیکھنا اور پوتا تو اسے اس فتاویٰ رشیدیہ میں یہ عبارت بھی مل جاتی :

”ذلت پاک حق تعالیٰ بل جلال کی پاک و مترو ہے اس سے کہ متصف کذب کیا جائے۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شبہ کذب کا نہیں ہے۔ تعالیٰ شہد تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا

زبان سے کہے وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے، ملعون ہے شہ

باقی رہا لفظ اسکاں تو اس کی تصدیق مولوی احمد رضا خاں سے لے لیجیے :

”محکم بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں اسکاں ہے تو محال، بغیر ہوگا“

یعنی خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال بالذات نہیں ہو سکتا کہ نفس ذات میں اسکاں ہے (معاذ اللہ)

(۲) شیطان و ملک الموت کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے (معاذ اللہ)

عبارت یہ ہے۔ الحاصل غور کرنا چاہیے..... شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت

ہوئی، غور و عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔

بریلوی خیانت :

”علامہ دیوبند کی عبارت ”سرخئی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھنا جیسا کہ یہاں خط کشیدہ عبارت لکھی گئی ہے خیانت اور جھوٹ ہے یہ ہرگز علامہ دیوبند کی عبارت نہیں ہے۔ بریلویوں نے یہاں جھوٹ بولا ہے، یہی اگلی عبارت تو یہ کائنات اس میں قابل غور ہے شیطان کو جو شر کے علم حاصل ہیں، وہ علوم بریلویوں کو حاصل نہیں نہ وہ اس کی شان کے لائق ہیں پیغمبروں کے علوم اشرف و اعلیٰ ہوتے ہیں۔ سب سے اوپر کھینچنے علوم سے الگی ذات بہت بلند اور بالا ہے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ علوم زویلہ کی یہ وسعت شیطان کے لیے نص سے ثابت ہے پیغمبروں کے لیے شر کے ان علوم کا دعویٰ کرنا اس کے لیے کون سی نص ہے؟ تو اس سوال میں کون سی حرج کی بات ہے؟ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ معاذ اللہ شیطان کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہہ دیا، اگر شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟ حق یہ ہے کہ پیغمبروں کے لیے شر کی وہ راہیں نہیں کھلی ہوئیں جو شیطان کیلئے کھلی ہیں بلکہ شیطان تو بنا ہی ان کاموں کے لیے تھا۔

اس عبارت میں لفظ یہ کو نظر انداز کر کے یہ بات پھیلانا کہ شیطان کے علم کو پیغمبر کے علم سے زیادہ

کہہ دیا۔ ایک مغالطہ ہے۔ لفظ "یہ علم کے موضوع کو محدود کر چکا ہے۔ اسی طرح ملک الموت اپنے موضوع کا علم رکھتا ہے لیکن پیغمبرِ مہموم کی دولت اس کے پاس نہیں۔ لفظ "یہ اس کے علم کو بھی اس کے دائرہ کار میں محدود کر چکا ہے۔ اس ایک موضوع میں اگر ایسے وسعت علمی حاصل ہے تو اس جزئی وسعت سے یہ کیسے لازم آیا کہ ملک الموت کا مطلق علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہو پس اس مضمون کو اس اپنی عبادت میں لانا جس پر غلط کھینچا گیا ہے ایک مغالطہ سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

پھر اگلے الفاظ "علم آپ کا ان امور میں" بھی بتا رہے ہیں کہ مطلق علم میں گفتگو نہیں ہو رہی مگر انہی امور میں ہو رہی ہے جو ملک الموت کی کارکردگی کا موضوع ہیں ان کاموں کو سرانجام دینے کے لیے ان امور کا تفصیلی علم ملک الموت کو دینا ضروری تھا۔ یہ علم اور اس کے مطابق کام پیغمبرِ مہموم کی زندگی میں داخل نہیں ہیں جزئی وسعت کو مطلق وسعت قرار دینا اور اس پر اپنی عبادت چڑھانا دھوکہ اور فریب ہے علامتے دیوبند کا ہرگز عقیدہ نہیں جو ان کے ذمے لگایا جاتا ہے۔ براہین قاطعہ کے مصنف حضرت مولانا غنیل احمد صاحب محدث سہارنپوری لکھتے ہیں :

"میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر اور مرتد اور ملعون کہتے ہیں جو کہ شیطان علیہ اللعنة کو کیا بلکہ کسی مخلوق کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے غرض غاصب بریلوی نے محض اتہام اور کذب خالص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ مجھ کو تو مدت العمر اس کا وسوسہ بھی نہیں ہوا کہ شیطان کو کیا، کوئی ولی اور فرشتہ بھی آپ کے علوم کی برابری کر سکے چہ جائیکہ علم میں زیادہ ہو۔"

کاشش کہ بریلوی خدا کا خوف رکھتے اور آئندہ کے لیے اس مغالطے کی مشق چھوڑ دیتے

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اور دوسروں کی عاقبت کا علم نہیں (معاذ اللہ)

عبارت یہ ہے، خود مقرر عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا یحکم بے بریلوی خیانت :

"علامتے دیوبند کی عبارات "سرخ قائم کر سکے" ہے اپنی عبارت لکھا جیسا کہ یہاں خط کشیدہ عبارت بھی گئی ہے، جھوٹ اور خیانت ہے حضرت آدم علیہ السلام غلیل احمد صاحب نے عبارت کہیں نہیں لکھی عاقبت کا علم نہیں یہ لفظ بریلویوں نے خود گھڑے ہیں۔ یہی اگلی عبارت تو اس میں قرآن کریم کی آیت کا جزو ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے "مجھ کو معلوم نہیں کیا ہوتا ہے مجھ سے تو تم سے ہیں اُسی پر چلتا ہوں جس کا مجھے حکم آتا ہے۔" اس سے مراد دنیا کے معاملات، یہاں کی آزمائشیں اور ان پر مرتب ہونے والے نتائج ہیں، آخرت میں یہ کوششیں کس کس درجے میں قبولیت پائیں گی۔ ظاہر ہے کہ یہ سب امور پردہ غیب میں تھے، اس مضمون کو یہاں سے ہٹا کر عاقبت کے ساتھ خاص کر دینا اور پھر اسے علامتے دیوبند کی عبارت ٹھہرنا ظلم بالائے ظلم ہے۔

کاشش کہ اعتراض کرنے والے لوگ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو آپ کے کامیاب انجام کی خبر دے رکھی تھی۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں :

"تقریر کیا ہائے آخرت کی شان و شکوہ کا جب کہ آدم اور آدم کی ساری اولاد آپ کے جہنم سے تلخ جمع ہوگی تو وہاں کی زندگی اور فضیلت تو یہاں کے اعزاز و اکرام سے بیشمار درجہ بڑھ کر ہے۔"

علامتے دیوبند کی اس تصریح سے آنکھیں بند کر کے محل عبارات کو اچھاننا اور اسے اپنی گستاخانہ عبارت میں ڈھانا بریلوی امانت و دیانت کا کھلا نشان ہے۔

ان لوگوں میں کچھ بھی خدا کا خوف ہوتا تو علامہ شبیر احمد عثمانی کی اس عبارت کو ضرور ساتھ لکھتے۔

(۴) مولوی اشرف علی تھانوی نے رسول اللہ کے علم غیب کو ایرہ غیرہ اور تمام سچوں اور پاکوں کے لیے جزاؤں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ سچ ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا

حکم کیا جانا۔ اگر قبول نہ ہو تو یہ ہے..... الخ

بریلوی خیانت :

ان تین سطروں کو علمائے دیوبند کی عبادت کی سُرخی سے نقل کرنا خیانت ہے یہ عبارت علمائے دیوبند کی نہیں، بریلویوں نے خود بنائی ہے۔ جب علماء دیوبند سر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قابل نہیں تو وہ آپ کے علم غیب کو دوسروں کے علم سے تشبیہ کیسے دے سکتے تھے، علماء دیوبند کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعاً علم غیب نہیں تھا کیونکہ علم کا لفظ جب غیب کی طرف مضاف ہو تو وہ ذاتی علم کے لیے آتا ہے عطا کی گئی نہیں، علم غیب کی کوئی قسم عطا کی نہیں ہے۔ پس یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو تشبیہ دی ہے، برسرِ خط ہے نہ آپ کو علم غیب تھا نہ اسے تشبیہ دینے کا سؤل پیدا ہوا ہے۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب بھی اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔

علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کثافت پر میر سید شریف نے کر دی ہے اور یہ یقیناً برحق ہے۔ علم اس اصول کی روشنی میں یہ کہنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا بالکل غلط ہے، حضور کو اللہ تعالیٰ نے کروڑوں غیب پر اطلاع بخشی تھی لیکن اس اطلاع علی الغیب کو صرف جابل ہی علم غیب کہہ سکتے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ مولانا تھانوی نے حضور کے علم غیب کو تشبیہ دی کس قدر کھلا جھوٹ ہے۔

دہی اگلی عبارت جو مولانا تھانوی کے الفاظ سے پیش کی گئی ہے سو وہ قبول نہ ہو تو یہ ہے مولانا تھانوی کا عقیدہ نہیں تھا، اسے مولانا تھانوی کا عقیدہ ٹھہرانا خیانت اور ظلم بالائے ظلم ہے اس کا قدر دارز یہ ہے نہ کہ حضرت اقدس مولانا تھانویؒ نے یہ کہنے کے قول پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض غیب کے جاننے سے وجہ علم غیب کہنا اس کو لازم ہے کہ باقی سب مخلوق کو بھی بعض غیب جاننے کی وجہ سے (گو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب سے کتنا ہی کم کیوں نہ ہوں) عالم الغیب کہا جائے سو یہ لزوم نہ ہو کہ قول پر لازم آ رہا ہے جس کی مولانا تھانویؒ نے یہ

کر رہے ہیں۔ مولانا تھانویؒ کے عقیدہ میں یہ کہنا کہ قول بھی غلط اور اگلی بات کا لزوم بھی غلط مولانا تھانویؒ کا عقیدہ معلوم کرنا ہو تو وہ یہ ہے :

”میر اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے فضل الملوقات کی

جميع الكمالات العلیہ والعلیہ ہونے کے باب میں یہ ہے۔ بعد از خدا بزرگ کوئی قصہ مختصر نہ

(۵) نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کا خیال بدلک دل میں لانا نہا کے دوسرے اویں کہ

کے تصور میں غرق ہو جانے سے بھی زیادہ برا ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے : از دوسرے زنا خیال بھجت دوزخ خود بہتر است و موت بہت بسو کے شیخ و اشال آں..... الخ لہ

بریلوی خیانت :

نماز میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آنے کا نہا کے دوسرے سے مقابلہ صراط مستقیم کی اس عبارت میں کیس نہیں۔ یہ خیانت ہے، بریلویوں کو اتنا صریح جھوٹ بولتے کچھ شرم نہ آتی۔ دوسرے زنا کا تقابل اپنی بیوی کی محبت کے خیال سے تھا اور اگلی بات دوسری ہے۔ بزرگان دین کی طرف خیال باندھنے اور ان کی طرف نیت لے جانے کا تقابل دنیا کے مال و زین میں متفرق ہونے سے کیا گیا تھا۔ بریلوی پھٹل کی خیانت ظلم کیجیے، نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو نہا کے دوسرے کے مقابل ٹھہرا دیا (معاذ اللہ)۔ بریلوی خیانت سے ہزار توبہ (

یاد رہے کہ بریلویوں نے یہ خیانت مولانا احمد رضا خاں سے وصول پائی ہے۔ مولانا احمد رضا خاں نے یہ جھوٹ اپنی کتاب الکوثر الشہابیہ ص ۲۹ پر تصنیف کیا تھا۔

باقی نماز میں حضور بزرگوں کا خیال تو یہاں یہ لفظ خیال بریلویوں کا دوسرا جھوٹ ہے۔ علم مستقیم میں یہاں خیال آنے کے الفاظ نہیں ہیں صرف محبت کے الفاظ ہیں اور ان سے مراد مقصود پر پوری توجہ دینا ہے کہ اور کس طرف تھی کہ خدا کی طرف بھی دھیان نہ رہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا تھانویؒ کے ایک مری نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کلمہ پڑھ رہا ہے جو اپنے ظاہر میں کفر ہے
 چھپ چھپا گئے ہوئے بھی بلا اختیار اس کی زبان پر وہی جملہ رہا، وہ بہت پریشان تھا اور اس کے کلمہ کفر ہونے
 کا اسے پورا احساس تھا۔ اس کے اعتقاد میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ عالم بیداری میں ہوش و
 حواس اور اپنے اختیار سے پڑھنا بلاشبہ کفر تھا اس لیے اس نے یہ واقعہ حضرت مولانا تھانویؒ کو لکھا، آپ
 جانتے تھے کہ خواب یا بیداری میں بلا اختیار کہے گئے کلمات پر شرعاً مواخذہ نہیں، اس لیے آپ نے اسے تسلی
 دی کہ اس نے یہ کلمہ کفر اپنے اختیار سے نہ کہا تھا، آپ نے اس کی تعبیر یہ لکھی کہ اس واقعہ میں تسلی بھی ہے کہ
 جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ مجزئہ تعالیٰ تفسیر شفت ہے، خط کشیدہ الفاظ اس واقعہ میں قابل غور ہیں
 اس واقعہ سے مراد خواب ہے۔ تعبیر بعض اوقات خواب کے ظاہر کے خلاف ہوتی ہے اور ہر دو میں ایک
 نہایت باریک ملاحظہ لپٹی ہوتی ہے۔ مولانا تھانویؒ نے تعبیر میں یہ نہیں کہا کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو
 وہ واقعی پیغمبر ہے بلکہ یہ بتایا کہ وہ قبیح شفت ہے معلوم ہوا وہ خواب اپنے ظاہر پر نہ تھا۔

بریلوی خیانت :

اس اعتراض کے پیش کرنے میں بریلوی مقرر نے یہ خیانتیں کی ہیں :

- ۱۔ مقرر نے خواب کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا کیونکہ خواب پر کوئی مواخذہ نہیں ہوتا۔
- ۲۔ بیداری میں اختیاری اور غیر اختیاری حالت کا فرق بیان نہیں کیا، صورت ثانیہ پر مواخذہ نہیں۔
- ۳۔ اس واقعہ کے الفاظ کی مراد نہیں بتلائی حالانکہ خواب اور ہوتا ہے اور تعبیر اور۔
- ۴۔ یہ نہیں مانا کہ خواب کی تعبیر ظاہر کے خلاف بھی ہوتی ہے ورنہ خواب کے بعد تعبیر کی کس ضرورت
 نہ ہوتی۔

افسوس بریلوی مقرر نے یہ نہ سوچا کہ بریلوی لوگ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھلے مولوی احمد
 خان صاحب کا نام بیداری اور اختیاری حالت میں تجویز کرتے ہیں :

نیکر ہی آکے رقد میں جو چھپیں گے تو کس کا ہے

ادب سے سچا کر لول کا نام احمد رضا خاں کا ہے

قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال ہوگا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھلے مولوی
 احمد رضا خاں صاحب کا نام لینا کیا کلمے کی تبدیلی نہیں؟ میاں نورانی کے والد مولوی عبد العظیم صدیقی نے تو
 مولوی احمد رضا خاں صاحب کو بھل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل لاکھڑا کیا تھا کہ جس طرح عرب میں حضور صلی
 علیہ وسلم ہیں، مجھ میں مولوی احمد رضا خاں صاحب ہیں، مولانا عبد العظیم صاحب نے مولوی احمد رضا خاں صاحب
 سامنے پٹھا تھا :

عرب میں جا کے ان اکھوں نے دیکھا جی کی صورت کو

جھم کے واسطے لا ریب وہ قبلہ نہ تم کو ملے

اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ عرب میں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جھم
 ان کی طرف رہنمائی کرنے والے مولوی احمد رضا خاں صاحب ہیں۔

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ثبے بھائی کی سی کرنی چاہیے

اس سے مراد بدنی تعظیم تھی نہ اعتقادی۔ سیاق و سباق میں یہ بات ظاہر ہے، بدنی تعظیم کی چار
 دست بستہ قیام، رکوع، سجدہ اور طواف۔ یہ صرف اللہ کے لیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی تعظیم ثبے انسان کی سی چاہیے نہ خدا کی سی، دست بستہ قیام، رکوع، سجدہ اور طواف۔ یہ چار
 دست بستہ کے لیے نہ ہونی چاہیے ان کے لیے صرف ایک خدا ہے۔

اس بات میں مطلق تعظیم مراد نہ تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعتقادی روحانی اور علمی تعظیم سب
 مخلوق سے زیادہ ہے بھائی کی سی نہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعتقادی اور علمی تعظیم صرف بڑے
 صالح کی سی قبلہ کے وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔

بریلوی خیانت :

(۱) مولانا اسماعیل شہید نے اس بات کے ثبوت کے لیے حدیث پیش کی تھی (دیکھئے تقویۃ الایمان)

(۲) بریلوی متعرض نے اسے ذکر نہیں کیا، تاکہ بات کھل نہ جائے کہ یہ تو ایک حدیث کا بیان تھا۔

(۳) تعظیم سے یہاں مراد جتنی تعظیم تھی نہ کہ مطلق تعظیم، مقررہ اس عبارت کو یہاں اس طرح پیش

کر گئے گویا مولانا اسماعیل شہید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلق تعظیم بڑے بھائی کی سی تبار ہے جس معاذا اللہ، حالانکہ یہ عقیدہ کسی سلطان کا نہیں ہو سکتا۔

مقررہ مولانا اسماعیل شہید کی یہ عبارتیں بھی کھل دیتا تو کوئی شخص مغالطے کا شکار نہ ہوتا، اور ہر کسی

کو پتہ چل جاتا کہ مولانا اسماعیل ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ حضور کا درجہ بڑے بھائی کا سا ہے (معاذ اللہ) مولانا اسماعیل شہید کی تصریحات دیکھئے :

"کلام اللہ شریف کا آنا ادب کہ اس کو بے وضو ہاتھ نہ لگائے نماز

اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور جہاد اور باقی شعائر اسلامیہ کی عظمت کا اعتقاد بھی اسی

طرح کو ہے اور مطلقاً شرع شریف اور کعبہ اور انبیاء اور رسولوں کی تعظیم بھی اسی

قسم سے ہے ؟"

اس میں رسولوں کی اعتقاد ہی تعظیم بڑے بھائی کی سی نہیں، بہت اونچی بتلائی ہے، ایک اور

مقام پر لکھتے ہیں :

"بشر کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں اور سارے مراتب اس

سے نیچے ہیں مگر آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہے۔"

سب انبیاء و اولیاء کے سرور پریمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے ان کے بڑے بڑے

معجزے دیکھے، انہی سے سب امر اور نہی سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہی کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوتی تھی

لے مرا کی تعظیم ۱۵۸ لے تقویۃ الایمان ۱۵۹ لے تقویۃ الایمان ۱۶۰

ان جہادوں میں تصریح ہے کہ مولانا کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑے بھائی

کا نہیں سب سے زیادہ ہے۔

(۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ کسی میں مل گئے ہیں (معاذ اللہ) علمائے دیوبند کی عبارات کی شرح قائم

اس عبارت کو علمائے دیوبند کے نام پر پیش کرنا بریلوی خیانت کا بڑا قبیح نمونہ ہے اور مولانا اسماعیل شہید

اور انہی کے ہمتان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین سے پوچھا تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کر گئے؟

انہیں نے آپ نے فرمایا تو پھر مجھ کو بھی سجدہ نہ کرو، سجدہ کے لائق وہی ہے جس پر سجدہ کی

صلا اللہ علیہ وسلم کی یہ بات جو حدیث میں موجود تھی مگر قابل اعتراض نہ تھی مگر انہوں نے بریلوی متعرض

کی حدیث نقل نہ کی اور لوگوں کو مغالطے میں ڈال دیا۔

بریلوی خیانت :

مٹی میں ملنے سے بدن کا ریزہ ریزہ ہونا مراد لے لیا حالانکہ مولانا اسماعیل شہید کی مراد یہ تھی مٹی میں

دن و شب دفن ہونا ہے۔ ابدان انبیاء قبروں میں محفوظ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے زمین پر حکم کر دیا کہ

ان کو کھائے۔

مٹی میں ملنا دفن کرنے کو کہتے ہیں (دیکھئے علی اردو لغت ۱۳۳۵) پس مٹی میں ملنا دفن ہونے

اور نہ مٹی میں ملنے والا ہونا، اس کے معنی یہ ہوں گے نہیں ایک دن قبر میں دفن ہونے

کہ اس میں کوئی بڑائی نہیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں :

"مٹی میں ملنے کے دو معنی ہیں (۱) ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کے ساتھ غلط

وہاں سب شیاؤں زمین میں پڑ کر خاک ہو کر زمین ہی بن جاتی ہیں (۲) دوسرے

معنی یہ کہ متصل ہو جانا، تو یہاں مراد دوسرے معنی ہیں اور جسید انبیاء علیہم السلام

ہوں گے کہ مولانا مرحوم بھی قابل ہیں۔ لے

(۱۳) اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

یہاں ماننے کا لفظ خدا ماننے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ پہلے یہ آیت مذکور ہے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله الا انا فاعبدون وتربوا ازموالاً سمیع شہید) اور نہ ہی بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ بات یوں بہت کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے سوا نہ کسی کو میری۔

اسی کے بعد سورہ شہید نے یہ بات کہی ہے جو برائیوں پر مقررین نے پیشین کی ہے ہر مذہب کے پیروں میں یعنی جتنے پیغمبر آئے سوائے اللہ کی طرف سے یہی حکم مانے کہ اللہ کو مانے اور

اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

یہ حکم وہی کا بیان ہے سورہ انعام شہید کا بیان نہیں اور ماننے سے مراد وہی اور معبود ماننا۔ جو اور ناپرسیدہ بندہ کو چاہیے خدا کے سوا کسی کو نہ اور معبود ماننا اور یہ بات ہر حق ہے۔

بریلوی فیہ انتہا :

بریلوی محترم نے سباق و سباق کو غیر چھڑتے ہوئے عبارت اس انداز میں پیش کی ہے گویا سوائے شہید یہاں پیغمبروں کو پیغمبر ماننے کی نفی کر رہے ہیں حالانکہ لغت عربی تفسیر کی کہ بندہ خدا کے سوا کسی کو نہ اور معبود مانے اور یہ واقعی برحق بات تھی یہ نہیں کہ پیغمبروں کو پیغمبر نہ مانے اور رسولوں ولی نہ جانے (معاف اللہ) علیحدہ دیوید پیغمبروں کو پیغمبر مانتے ہیں اور صحابہ کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔

(۱۴) معبود صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کسی چیز کے مانگ و خدا نہیں (معاذ اللہ)

یہاں خدائی اختیارات اور خدائی طاقتوں کی نفی ہے یہ مراد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اپنے گھر یا کسی بھی مانگ نہ تھے اور مسلمانوں کے اسد میں کسی فیصلے یا عمل کا اختیار نہ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اسباب و اختیار دیے ہیں ان کی یہاں نفی مراد نہیں بلکہ آپ، فوق الاسباب و اسباب

اللہ تعالیٰ ان کے لئے

خدا کی قدرت و مختار تھے۔ خدائی اختیارات اور تصرفات میں نہ کوئی فرشتہ اس کا اختیار رکھتا ہے نہ کوئی انسان۔ وہ وحدہ لا شریک ذات ہے اور شریک سے ہر طرح پاک ہے۔ گویا وہ کے لئے

صلی اللہ علیہ وسلم والسلام اپنے چچا ابوطالب کے واسطے ہی چاہتے

تھے کہ وہ اس میں ایسا نہ کیا جس سے صاف پالا جاتا ہے کہ جب تک

وہ ان کی کرکس طرح جو یہ تب ہو کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ

سب اختیار دے کہ آپ معطل ہو بیٹھے اور یہ بالکل بزدل عقیدہ

یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ خدائی اختیارات میں سے حضور اور حضرت علیؑ

میں کون سا اگر سوائے شہید شہید نے کہ وہی تو کیا بڑا کیا ؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویۃ الایمان)

یہ بات تو میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،

کے چچا نہیں سکتے جب تک نہ نہ چاہیے۔ قرآن کریم میں ہے۔ وما

شائین۔

اللہ تعالیٰ سب جہانوں کا پالنے والا ہے (پتہ انشور)

یہ بات بھی کہ میرا ہر مسلمان ہو جائے مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ بہت (پتہ)

اللہ تعالیٰ جسے چاہے وہی پر اللہ راہ پر لائے جسے چاہے۔

یہ امر ہے کہ بریلوی نے نئے ایڈیشن میں اس عبارت کو اڑا دیا ہے۔ جناب ہر

اللہ تعالیٰ کا شش بہت لائق افسوس ہے۔

حقیقت ہے پھر بھی اس فقہ ناجیز اور ہم میں ایک اشتراک ہے کہ مخلوق ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ خدا کے ساتھ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کا اتنا اشتراک بھی نہیں جتنا ہم میں اور ذرہ ناچیز میں پایا جاتا ہے۔ کم از کم اتنا تو ہے ہی کہ ہم دونوں مادی وجود رکھتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کی شان بڑی ہے، لیکن ان میں سے کسی کو اللہ کے ساتھ کسی بات میں اشتراک نہیں۔

اسی تقویۃ الایمان میں مندرجہ ذیل یہ عبارت بھی تھی۔ بریلوی معترض اس کی روشنی میں مسئلہ کی اس عبارت کو پیش کرتے تو اسے اعتراض کر لے کی کبھی نہ رحمت گراما ذکر کرنی پڑتی۔
یہ پیغمبروں کی شان تو بڑی ہے ان کے خبر دینے سے کیوں کر نہ یقین آوے۔

یہ عبارت بتا رہی ہے کہ حضرت مولانا اسماعیل شہید اپنے مقابلہ میں انبیاء و اولیاء کو ذوقِ جاہل ہرگز نہیں کہہ رہے۔ ان کے عقیدے میں پیغمبروں کی واقعی بہت بڑی شان ہے۔

۱۹۔ طاغوت کے کئی معنی کیے جکتے ہیں۔ جس سے یہ معنی کیے۔ اللہ کے سوا جس کی بھی جوتہ کی گئی اس پر یہ لفظ آسکتا ہے۔ اس نے کہا ہر میری عبادت کو وہ جیسے طرحوں نے کہا تھا یا نہ کہا ہو جیسے علیٰ علیہ السلام نے کبھی نہ کہا تھا کہ میری عبادت کو۔ اب اس معنی کی دو سے کئی معنی بتائیں بھی اس مثال کے تحت آجائیں گی۔ اس معنی کی دو سے طاغوت میں برائی نہیں، برائی لوگوں کے عمل میں ہوگی جو انہیں خدا کے ساتھ شریک ٹھہرا رہے ہیں اور اگر طاغوت کے معنی شیطان کے لیے جاویں پھر یہ لفظ انبیاء و رسولین کے لیے ہرگز نہ آسکے گا۔ پاک باز بستیوں میں سے جن جن کو لوگوں نے مسبود ٹھہرایا ان کے اس شرک میں ان پاک باز بستیوں کا ہرگز کوئی دخل نہ تھا۔

اس تفصیل کے مطابق ایک معنی کی دو سے یہ لفظ ان پر آسکے گا اور ایک معنی کی دو سے نہیں۔ اگر کسی نے ان پاک بستیوں کو مطلقاً طاغوت کہا تو یہ درست نہیں اور اگر کسی نے اس کے مذکورہ بالا معنی کو

ان معنات پر طاغوت کا لفظ بولا تو یہ اس کی اپنی اصطلاح کے مطابق ہوگا اس معنی میں نہیں۔
 ۲۰۔ شیخان مراد لیتے ہیں بر شخص کو اپنی اصطلاح میں بات کر سنا کا حق ہے اس میں کفر
 ۲۱۔ تفسیر ابن جریر میں یہ معنی بھی ملتے ہیں:

مَنَاكَانُ ذَالِكُ الْمَبْعُودِ اَوْ شَيْطَانًا اَوْ دَنًا اَوْ نَمًا اَوْ كَانًا مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ لَهُ
 ۲۲۔ ان کے علوم کے تحت یہ بات پہلے بھی کہی جا چکی ہے کہ یہ ہمارا عقار نہیں۔

۲۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف کہا تھا کہ یہ بت ان کے بڑے سے بڑے ٹوڑے ہیں۔ ان
 ۲۴۔ اگر جواب دے سکیں۔ یہ صریح جھوٹ حقیقی جھوٹ نہ تھا صریح اور حقیقی میں فرق
 ۲۵۔ کھلا جھوٹ ہے اور اسی پہلو سے اس پر حدیث میں جھوٹ کا لفظ وارد ہے، لیکن
 ۲۶۔ اس میں تو یہ تعابات بھی تھی۔

۲۷۔ اگر کسی عالم نے یہ کہہ دیا کہ مجرد و روح صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے اور اس نے ایک
 ۲۸۔ وہ صیب دغی اور حقیقی جھوٹ کو عبث بتلایا تو اس میں کیا اعتراض ہے حضرت
 ۲۹۔ پہلے بھائی کو چھ نہ ہونے کے باوجود چھ ٹھہرایا تو اس میں حقیقی چھ و مراد تھی۔
 ۳۰۔ یہ دیکھنے کے کھلے جھوٹ کو حقیقی جھوٹ بتا کر کئی پیغمبروں کو اس میں ملوث کر

۳۱۔ اس نے اعتراض کیا ہے۔

۳۲۔ اس میں سے بھی بڑھ سکتا ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے ... الخ تفسیر

۳۳۔

۳۴۔ بات میں انظار کا لفظ موجود تھا۔ جس سے مراد یہ ہے کہ کئی دفعہ متقی عمل میں ظاہری

طہر پر نبی سے بڑھ جاتے ہیں لیکن حقیقی طہر پر عمل میں بھی کوئی نئی سے بڑھ کر نہیں۔ بریلوی معترض نے اپنے لفظوں میں عبارت لکھتے ہوئے بظاہر کا لفظ اڑا دیا ہے۔ یہ بریلویوں کی روایتی خیانت ہے۔ حضرت عثمان صدوق و خیرات کر نے میں ظاہری طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقداد و قدوہ خیرات سے بڑھے دکھائی دیتے تھے، لیکن یہ صرف مقدار کی ظاہری صورت تھی۔ حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی بڑھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ فرض نمازیں کتنا بارہ برس کے قریب پڑھیں اور حضرت علی المرتضیٰ نے یہ فرض نمازیں پچیس سال پڑھیں۔ بظاہر حضرت علی عمل میں آگے گئے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نماز سب اشرف امت کی نماز پر قائم تھی۔ اور کوئی ایسی علم و عمل میں حقیقی طہر پر نبی سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ نبی کا ہر لمحہ عبادت اللہ کی حضوری سے الامال ہے۔

بریلویوں نے اپنے سابق بعض کے باعث اس عبارت میں تحریف کی ہے اور بات بنائے کے لیے بظاہر کی قید جو احترازی تھی اسے اڑا دیا۔

۲۷۔ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گافل کا زمیندار سوا انہی معنوں کو ہر وہ چیز ایسی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱)

بریلوی خیانت:

بریلوی معترض نے یہاں بھی خیانت کی ہے اس کے بعد کی یہ عبارت نقل نہیں کی۔

سو اسی طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سے کتنے میں ان کے محتاج ہیں۔

۱۔ تقویۃ الایمان ص ۱

یہ عبارت ساتھ نقل کر دی جاتی تو مولانا اسماعیل شہید کا عقیدہ صحیح طور پر لوگوں کے سامنے آ جاتا۔ گاؤں کے چودھری صرف اپنے اپنے علاقے کے سردار ہوتے ہیں۔ پیغمبر نبی و مہمانی کے علاوہ اپنی اپنی امت کے نبوی امور میں بھی سربراہ اور سردار تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو مولانا اسماعیل شہید کے عقیدے میں سارے جہان کے سردار تھے۔

۲۳۔ ملائکے دیوبند کی عبارات کے عنوان سے مندرجہ ذیل عبارت پیش کرنا دھوکا اور فریب کا مصداق ہے۔ اے کراچی ملک کے تمام مسلمان کافر و مرتد اور ابو جہل کی طرح مشرک ہیں۔

یہ لفظ کشیدہ عبارت مولانا اسماعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان میں کیوں نہیں بریلویوں نے یہاں تو خیانت کی انتہا کر دی ہے۔ اگلی پیش کردہ عبارت میں بھی یہ کیوں نہیں کہ صاحب کرام کے بائے ہیں م لفظ کہہ جا رہے ہیں۔

۱۲۲۔ بریلوی معترض کا تقویۃ الایمان کے خلاف سرمایہ ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ یہ اعتراض اس اعتراض سے یا چالیس نمبر پر سے کر نے میں ایک عدد کا اضافہ ہے، اور اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں جو کام خدائی صفات سے وابستہ ہیں ان کے سرانجام دینے کی طاقت اس نے کسی کو نہیں۔

۱۵۔ روافض کے متعلق مولوی احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ہے کہ وہ کافر و مرتد ہیں۔ اب ان کے ساتھ ٹیپہ پید کرنا اعداء کے خاص نہ ہی اعمال میں ان کی ہمنوائی کرنا حرام نہیں تو کون سا اسلام ہے کہ اس کے وہ اعمال و رسوم جو فرقہ دارانہ شعار کے طور پر قائم ہیں اور بعض مشی انہیں اپنا کر اپنے عوام کو دھوکا دے کر سب کر دیتے ہیں تو اگر مصلحت ان سے کلی اجتناب لازم قرار دیا جائے تو معلوم نہیں اس میں بریلوی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

۲۹۔ کسی ایک عمل کو کسی ایسے وقت یا عدد سے خاص کر لینا جو شریعت سے نہیں کیا ہو گزشتہ صفحہ میں تھا۔ یہ شریعت کا حق ہے کہ کسی عمل کو کسی وقت سے خاص کرے۔ اب کوئی شخص کوئی

عمل وقت کی تخصیص سے عمل میں لائے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اور اشدین کے طریقے میں نہیں ملتا تو اگر اسے نہ دست دیکیں تو کیا فرض اور واجب کہیں؟ اہل سنت تو یہی لوگ جو کہتے ہیں جن کا ہر دینی کام صحابہ کرام کے طریق سے مندرکھا ہو۔ شریعت نے جس کام کو کسی وقت اور طریقے سے خاص نہیں کیا عام رکھا ہے۔ اسے کسی خاص وقت سے مخصوص کر دینا اور کسی خاص اُلتان میں عمل میں لانا اگر شریعت میں اضافہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

۲۷۔ وہ عرس ہی کیا جس میں صرف قرآن مجید پڑھا جاتا ہو۔ قرآن شریف پڑھنے کو مکاتبات یا قرأت کہتے ہیں عرس نہیں کہتے۔ عرس انہیں اعمال کے مجموعے کا نام ہے جو کچھ کل عرسوں میں جوتے ہیں۔ یہ عرس ہر قسم کی بدعات پر مشتمل ہوتے اور اہل حق پریشان سے بچتے آئے ہیں۔

وقت کی پابندی جو شریعت نے نہیں رکھی ذکر میلاد کے لیے ۱۲ ربیع الاول کی تخصیص اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ایصالِ ثواب کے لیے گیارہ ماہ قمری کی تخصیص یہ وہ امور ہیں جن کی اصل ہم شریعت میں نہیں پاتے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اگر اسے نادرست ٹھکرایا ہے تو اس سے کئی آیت یا حدیث کا خلاف نہیں ہوا۔

۲۸۔ ایصالِ ثواب کے لیے کھانے کے سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا اور دونوں عملوں کو جو ذکر ان کا ایصالِ ثواب کرنا نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بخاندانِ شہیدین نے ایسا کیا اور صحابہؓ اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ مساکین کو کھانا کھلانے سے پہلے صدقہ و خیرات کا عمل وجود میں ہی نہیں آتا کہ اس کا ایصالِ ثواب عمل میں لایا جاسکے اور اس کے لیے دعا کی جاسکے۔ جب صدقہ و خیرات عمل میں آجائے تو پھر اس کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے اس کے بغیر یہ عمل سامانِ دعوت تو ہو سکتا ہے ایصالِ ثواب نہیں۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے اس پر اگر یہ لکھ دیا کہ ایسا نہ کرنا چاہیے تو اس میں کیا غلطی کی جو عمل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بھی کبھی نہ کیا ہوا ہے ان کے نام پر کرنا ایک فلاح نہیں تو اور کیا ہے؟ مولوی احمد رضا خان صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ قاتل کے وقت کھانے کا سامنے ہونا

یاد رہا ہے۔ آپ کہتے ہیں:

”وقت فاتحہ کھانے کے قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ یہ کاربات ہے مگر اس کے بعد سے وصولِ ثواب یا جوازِ ثواب میں کچھ خلل نہیں ہے۔“

میں کہتے ہیں:

”اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔“

میں دیکھتے ہیں کہ ایصالِ ثواب کے کھانے کے گرد بریلوی مولوی باوجود محتاج اور مسکین نہ ہونے اس طرح مصروف نہ کر بیٹھتے ہیں کہ بغیر ذکر کرنے کے اٹھتے ہی ہیں۔ حالانکہ ایصالِ ثواب کا یہ کھانا مولوی احمد رضا خان صاحب کے فتوے کی دوسرے بھی ناجائز تھا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں:

”کم تقسم کیا جائے محتاج کو دیا جائے کہ یہ بھی ثواب کی بات ہے۔ یعنی لوگ اس سے نہیں۔“

کہتے ہیں:

”وہ کھانا صرف فقرہ کے لیے ہے۔ عام دعوت کے طور پر جو کہنے میں یہ غلطی نہ کھاتے ہیں۔“

اس دنوں میں جیلے تیار و سوان اچا لیوان و خیر یہ عمل کیا جائے تو زیادہ ثواب ہے اور اگرچہ اہل حق نہ دست ہے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب بھی کہتے ہیں:

”مست ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچتا ہے؟“

”مست بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔“

بلجس بریل۔ نئے ایڈیشن میں بریلوں کے بعد بحث نکال دی ہے (وفاقی و ذوق جلد دوم)

”ساتھ ساتھ ۱۵۳ھ کے احکام شریعت ص ۱۵۳ شہ الحجۃ الفاتحہ ص ۱۳۔“

بریلوی مولوی ایصال ثواب کا کھانا خود نہ کھائیں تو آج بھی بہت سے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔

(۲۹) حضرت پرہیزگار پیر کو ایصال ثواب کرنے پر اعتراض نہیں۔ تاریخ کی بلاد و پابندی اور شرکیہ عقیدہ کہ اگر گیارہویں نہ دیں گے تو پیران پر جہنم کا دودھ روک دیں گے یہ شرکیہ عقائد بے شک باقی اعتراض ہیں۔ جن عوام کو ان دعوات میں بزدل بکرا لگایا ہوا دودھ اسے خرمن سے بھی زیادہ فرض سمجھیں تو ان کی اصلاح سوائے اس کے ممکن نہیں کہ انہیں کبیرا سے روکا جائے۔ یہ ایصال ثواب آخر فرض تو نہیں۔ کہ اس کے لیے اسلام کے بنیادی عقائد تک کو خطرے میں ڈال دیا جائے۔

حضرت پیران پر کو آپ بھنگ ایصال ثواب کریں یہ نیکی ہے اور اس میں اجر اور ثواب ہے۔ لیکن شرکیہ عقیدے، تاریخ کی غلط پابندی اور یہ کہ غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کا حق مولوی صاحب کھانا تھا ان امور سے بچنا ضروری ہے۔ چونکہ ایصال ثواب کے لیے کھانا ہو وہ صرف فقرا و مساکین کو کھانا چاہیے وہ مولوی اور امام جو اپنی مالی حیثیت میں مستحق صدقات نہیں نہ کھانا چاہیے۔ ۳۰۔ ہندو غیر مسلم میں حلال و حرام کے احکام صرف مسلمانوں کے لیے ہیں۔ کوئی غیر مسلم مردار گوشت کھانے کو نہیں کہتے کہ حرام کھا رہا ہے۔ اس طرح سودا کا یہ اس غیر مسلم کا اپنا مال ہے۔

جس کے ہاتھ میں ہے وہی اس کا مالک ہے۔ ہندو اپنے پیسے سے اگر کہیں رفاہ عام کی کوئی چیز بنائے جس سے سب وار و صاف فائدہ اٹھا سکیں تو اس سے حاجت کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں جن کے ہاں اس کی مخالفت جو انہیں چاہیے کہ اس پر دلیل لایں۔ اعتراض برائے اعتراض کا کچھ مطلب نہیں۔ ۳۱۔ ہندوؤں کے تھوار ہولی دیوالی کی پوریاں اور کھانا اگر ناپاک نہ ہو تو اس میں کیا اعتراض ہے؟ فتاویٰ رشیدیہ میں جائز لکھا ہے تو مولوی احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے جیسا عرض کیا فرج ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اس روزہ کے دن اگر دوسرے روز دے کر لے لے۔

۳۲۔ چوہڑے چلو کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں اگر پاک ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

معلوم نہیں اس میں اعتراض کا کوئی سبب ہے۔ مولوی احمد رضا خان صاحب کے ہاں ترطواف کے ہاں کی شیشی بھی جائز تھی۔

مسئلہ: طواف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اسی حرام آمدنی کی سنگائی ہونی شیشی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: اس مال کی شیشی پر فاتحہ حرام ہے مگر جب کہ اس کے مال بدل کر مجلس کی جواریہ لگے جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لیے کسی شہادت کی حاجت نہیں..... مذہب مفتی پر پرہیزگاری حرام نہ ہوگی۔

۳۳۔ کو کھانا ثواب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

کو سے کی کئی قسمیں ہیں۔ غراب، مرغ، غراب، حقیق، غراب، آبلق۔ پہلی قسم سب کے نزدیک حلال ہے۔ دوسری مختلف فیہ اور تیسری قسم نام ایک کے سوا سب کے ہاں حرام ہے۔ بریلوی مترض کو چاہیے تھا کہ ہر قسم کی مخصوص شکل و صورت واضح کرنا بتا دے کہ وہ کو اس کس علاقے میں پایا جاتا ہے اور پھر بیان کرنا کہ حضرت مولانا رشید احمد نے کس کو سے کو حلال لکھا ہے۔

اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ کا فتویٰ بھی سامنے رہنا چاہیے تھا۔ عن ابی حنیفہ: "انہ لا تأس باکله فهو الصحيح علی قیاس الدجاجة فانہ لا تأس یا کلھا سہ"

یہ کوئی قسم ہے جو امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال ہے۔ مترض اگر ان باتوں میں سے کوئی بات کہو تو اس پر دلیل پیش کرنا تو ہم بھی جواب میں وضاحت کرتے۔ مزید تفصیلی مطلوب ہو تو اس کے متعلق سامنے سے نام مل کر امام کے فتاویٰ رسالہ فصل الخطاب فی تحقیق مسئلہ الغراب میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہ

رسالہ ۶۰۹ بی شاداب کالونی حیدر نظامی روڈ لاہور سے مل سکتا ہے۔

۳۳ مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی نے مرثیہ لکھا اس میں گنگوچی کو بانی اسلام کا ثانی کہا۔

یہ صحیح ہے کہ بانی اسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا فصل ثانی اور بانی فقہین حضرت ابو بکر صدیق تھے، لیکن یہاں حضرت گنگوچی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا فصل ثانی نہیں کیا گیا۔ مطلق ثانی کہا ہے اور ثانی اردو میں ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں جو پہلے کے نقش پر پا رہا ہو یا اسے دیکھ کر پہلے کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ مخائب کتاب سے

دی مر سے بھائی کو حق نے از سر نو زندگی میرزا یوسف سے غالب یوسف ثانی مجھے

ثانی سے مراد مرتبے میں دوسرا ہونا ضروری نہیں پر راہ و نقش قدم پر آنے والا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ابو بکر کو کہا تھا۔ تیرا گمان ان دونوں کے بارے میں کیا ہے جی کا تیسرا خدا ہو۔ اب ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کو مرتبے میں تیسرا نہیں کہا جاسکتا۔ مطلق شہاد کرنے میں آپ اسے تیسرا کہہ سکتے ہیں۔

ویسے تو کل علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وراثت اور ثانی ہیں، لیکن حضرت مولانا رشید گنگوچی ان معنوں میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی راستہ کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی غلط خبر شہود ہونے پر مشرکین احد کے دن "اعل جہن" کہو۔ جتے تھے۔ حضرت گنگوچی کی وفات پر بھی مشرکین اسی طرح شاداں و طربانگ تھے۔

بریلوی مقرر عرض یہ سمجھا کہ یہ تمام صرف حدیث اکبر کا ہے اور کسی کو اس مقام پر فائز نہیں مانا جاسکتا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ نورانی مہیاں کے والد مولوی عبدالعلیم صدیقی نے مولوی احمد رضا خاں صاحب کو کہا تھا۔

عیاں چہ شان صدیقی تھا صدق و کرم سے کہوں کہ نہ کرد اتنی جب کہ خیر الایثار تم ہو۔

کیا یہ مولوی صاحب کو حضرت صدیق اکبر سے طلسم کی بنے جا جارت نہیں ہے؟

۳۵ اعتراض شیخ الحداد نے کہا تھا کہ مولانا رشید احمد گنگوچی کے کاسے کاسے غلام خن

جاذبیت میں حضرت یوسف کے جانشین ہیں سے

قبولیت لے کے کہتے ہیں مقبول ایسے تھے ہیں عید سودا کا ان کے نقب ہے یوسف ثانی

بریلوی مقرر عرض کے نزدیک اس شعر حضرت یوسف کی شان میں بنے ادبی ہے۔

جواب، حضرت یوسف کا جانشین کہنے سے حضرت یوسف کی بنے ادبی نہیں ہوتی لیکن اگر

کسی بزرگ یا ادبی کو حضرت یوسف سے بڑھ کر مانا جائے تو اس میں بے شک حضرت یوسف کی بنے ادبی ہے۔ جو ولی کو نبی پر مطلق تفصیلت دے وہ ذلیل ہے۔ مولوی احمد رضا خاں نے حضرت پر صاحب کے بارے میں کہا تھا۔

روئے یوسف سے فزون عرض و تے شاہ پشست آیتہ ہوا نبار دوسے آیتہ

حضرت شاہ صاحب حضرت یوسف سے بھی خمن میں بڑھ گئے ان میں اور ان میں اتنا فرق ہے جتنا

آیتہ کی پشست اور آیتہ کے چہرے میں ہوتا ہے۔ پشست آیتہ اس کے چہرے کی بارہی کب کہہ سکتی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام صرف پشست آیتہ کے درجے میں تھے اور میر سے پر صاحب آیتہ کے چہرے کی طرح روشن ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کا یہ شعر یقیناً حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں بنے ادبی ہے۔

۳۶ گنگوچی صاحب کو حضرت علی علیہ السلام سے بھی بڑھا دیا۔ (املا اللہ)

مردوں کو زندہ کیا زندہ کو مرے دیا اس سیمائی کو دیکھیں ندی ابن مسریم

یہاں حیات و موت سے مراد ہدایت و گمراہی اور ترقی و پستی ہے۔ ہدایت ہاجا، حقیقی زندگی

ہے اور گمراہ ہو جانا روحانی موت ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کا احیاء موتی کا مجروح مردہ بدنوں میں زندگی کا

لوٹ آنا تھا۔ یہاں ان دونوں قابل نہیں۔ ایک طرف ایک اسی اور ایک طرف ایک نبی ان میں مقابلہ کیسے؟ یہ

اسی طرح ہے جس طرح مولوی احمد رضا خاں کے بارے میں ان کے ایک معتقد نے کہا تھا سے

شفا یار پائے میں فیض حضرت عیسیٰ ہے زندہ کر ہمارے ظالم محمد رضا خاں کا

حضرت مولانا گنگوچی کی پریشان کردہ روحانی مرد سے زندہ ہو رہے تھے گمراہ ہدایت پارہے تھے، اپنی ذات سے قائم نہ تھے کیونکہ یہ نسبت محمدی کا فیض تھا جو مولانا گنگوچی میں جھلک نہ تھا۔ جس کو نسبت سے حضور کے غلاموں کو وہ شان سیمائی حاصل ہوئی کہ حضرت عیسیٰ بھی اسے دیکھیں تو منظور فرما لیں کہ واقعی یہ بھی مردوں کو زندہ کرنا ہے۔ کسی کے طبی کمال پر یہ کہا جائے کہ جالینوس بھی اسے دیکھ کر مان لے اس سے مراد جالینوس کی توہین نہیں جالینوس سے مستند منظور ہی پانا ہے۔

پس حضرت شیخ الہند کے اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے ادبی کا کوئی پہلو نہیں ہاں دوسرے شعر میں یہ فرق نمایاں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں تو صرف بیماروں کا شفا پانا ذکر کیا اور احمد رضا خاں کے ذکر میں مردوں کو زندہ کرنے کی شان بتائی ہے۔ یہاں حضرت عیسیٰ سے مستند منظور یہ لینے کی بات نہیں چل سکتی۔ کیونکہ مردوں کو زندہ کرنے کی تصدیق بیماروں کو تندرست کرنے والوں سے نہیں لی جاتی اس میں بے ادبی کا پہلو نمایاں ہے۔ بریلوی بے ادبی خود کرتے ہیں اور بے ادبی کا الزام دوسروں کو دیتے ہیں۔

حضرت گنگوچی کی مذکورہ فضیلت اپنی نہیں بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا ایک پرتو تھا۔ اس کی فضیلت یہی ہے کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو جائے
ہوا ہے شہ کا مصاحب پھر ہے اترتا
دگر نہ شہ میں غالب کی آبرو کیا ہے

۳۴۔ صحابہ کی بے ادبی کا الزام

صحابہ کرام کو کل لادلوں اور اولیاء کرام اور مجتہدین عظام پر کلی فضیلت ہے۔ یہ بحث ہے کوئی شخص ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، لیکن بعض بزرگوں کو بعض اور میں بعض صحابہ پر کسی بات میں جزوی

فضیلت حاصل ہو جاوے تو یہ بات شرع کے خلاف نہیں اس جزوی فضیلت کا ثبوت اسی حدیث میں موجود ہے جو مرزا مستقیم کی بحث میں وہاں پیش کی گئی ہے اسے دیکھ لیتے۔

بریلوی خیانت :

یہ مخالفت مذکورہ میں اس بحث پر بریلویوں نے یہ عنوان چڑھایا ہے۔

تبلیغ دین اور شریعت کرنے والوں کو بعض صحابہ کرام پر فضیلت دے دی۔

یہ کس قدر اشتغال انگیز جھوٹ ہے۔ یہاں بعض بزرگوں کو بعض صحابہ پر مطلق فضیلت دینے کا دعویٰ کیا گیا ہے جہاں کل غلط ہے۔ غیر صحابی کو صحابی پر کلی فضیلت کبھی نہیں ہو سکتی۔ یہاں صرف جزوی فضیلت کا بیان تھا اور اس کی تائید عبارت زیر بحث کے آخری الفاظ میں بھی موجود ہے۔

ان بزرگوں پر بھی صحابہ کی تعظیم واجب ہے : (مرزا مستقیم رحمہ اللہ)

تعظیم جمہور پر بڑوں کی لائق ہوتی ہے۔ جن کو اللہ نے بڑی ہی اس کی تعظیم واجب ہو گئی۔ پس صحابہ چار سے بڑے ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا ولی اہل امام بھی ان پر مطلق فضیلت نہیں پاسکتا اور یہی عقیدہ مولانا اسماعیل شہید کا تھا۔

۳۵۔ حضرت سید صاحب کو خواب میں حضرت علی مرتضیٰ کے غسل دینے کا واقعہ۔

۱۔ خواب کے واقعہ کو اپنی عبارت میں خواب کے ذکر کے بغیر پیش کرنا بریلوی خیانت کی انتہا ہے۔

۲۔ باقی دوسرے بالغ کو غسل دینے کا حیا کو سمیت کے غسل میں یا بیمار و معذور کے غسل میں

ہوتا ہے تو مستریہ دینے میں ہوتا ہے غسل دینے والا اسے نہیں دیکھتا، بریلوی

معرض کا سید صاحب کے بارے میں لکھنا یہ بھی ننگا ہوا : کس قدر بے حیائی کی سوچ ہے۔

۳۔ پھر یہ بات ظاہر کرنا کہ حضرت سید صاحب نے حضرت علی مرتضیٰ کے غسل دینے کا الزام کی اولاد میں سے

ہے معرض کی نسبت کا پتہ دیتا ہے۔ اگر باپ نے غسل دیا اولاد نے نہ کیا ہے تو اس میں اعتراض

کی کیا بات تھی۔

۳۱) بریلوی معترض کا اپنی طرف سے یہ بات گھڑنا کہ پھر اس ننگے کو حضرت بنی بنی فاطمہ الزہرا سے اپنے ہاتھوں سے کپڑے پہنانے بریلویوں کی بے حیائی کی انتہا ہے۔

کوئی شخص کسی بالغ کو خواب میں غسل دے تو ضروری نہیں کہ خواب میں بھی وہ بالغ کی صورت میں ہی ہو۔ بہت ممکن ہے کہ وہ بالغ بچے کی صورت میں اپنے باپ کے سامنے ہو یہ تصور کہ بالکل ننگا ہو گا اور ماں نے جب کپڑے پہنانے کو اس وقت بھی اس پر پردے کی چاند نہ ہوگی وہ ضرور ننگا ہی ہو گا۔ بریلوی معترض کے غیبت باطنی کا پتہ دے دے ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ مرد و حالتوں میں بیٹھے کے ستر پر کپڑا ہوا عالم مثالی میں وہ ایک نابالغ بچے کی صورت میں ہو۔ اپنی طرف سے بے حیائی کے مفروضے گھڑنا اور حضرت فاطمہ الزہرا کا نام نامی ذکر کر کے اس واقعہ کو نشاد تضحیک بنانا حضرت بیٹہ کی شان میں کیا گستاخی ہے۔ بریلوی معترض کو یہ بھی پتہ نہیں کہ سلسلہ نبوت ختم ہونے کے باوجود کمالاتِ نبوت ختم نہیں ہو سکے۔ وہ حضور کی نبوت کے مرکز سے اس بہت کے اولیاء کبار پر کئی دفعہ جلوہ ریز ہوئے ہیں۔

معترض کتنا ہے :

اس غسل سے اس مولوی میں کمالاتِ طریقِ نبوت جلوہ گر ہو گئے یعنی ایک طرح سے یہ نبی بن گئے۔ معترض کا یہ کہنا اس کی جہالت کا پتہ دیتا ہے۔ اسے یہ پتہ نہیں کہ کمالات کا لٹنا اور بات ہے اور نبی بن جانا اور بات ہے۔

۳۹۔ ہر بیچ الاولیٰ کو حضور کا میلاد (ولادت) قرار دینا۔

جو جاہل ہر بیچ الاولیٰ کو کہیں کو آج حضور پیدا ہوئے اور یہ بات نمایاں کہ آج حضور کا میلاد (ولادت) نہیں صرف ذکر میلاد ہے۔ میلاد (ولادت) آپ کا صرف ایک ہی دفعہ ہوا تھا تان کا یہ اعتقاد ہندوؤں کے اس عقیدے سے ملتا ہے کہ انسان کی اس دنیا میں آمد بار بار ہوتی ہے۔ (معاد اللہ) ہندوؤں کا کرشن گنہا گئے بار سے میں عقیدہ ہے کہ اس کی پیدائش بار بار ہوتی رہی ہے۔ اب جو جاہل مسلمان حضور کے بار سے میں بھی یہی عقیدہ رکھیں کہ وہ ہر بیچ الاولیٰ کو پیدا ہوئے ہیں گو بہین نظر نہیں

آتے لیکن آپ ہر ۱۲ بیچ الاولیٰ کو تشریف ضرور لاتے ہیں اور پھر ہر جگہ حاضر و ناظر ہو جاتے ہیں۔ ایسے جاہل عقیدہ نگار ولادت میں کیوں ہندوؤں کے قریب جکے نہ جائیں گے ؟

حضرت مولانا گنگوہیؒ نے اسی عقیدہ باطل کی تردید میں یہ الفاظ لکھے ہیں جنہیں معترض نے اچھا لایا ہے۔

آپ ہر روز کوئی ولادت کہہ جاتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ ساگاس گنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

اس عبارت میں وجہ تشریف عقیدہ نگار ولادت ہے یہ ہرگز نہیں کہ حضور کی ولادت کا ذکر (سلاطین معاذ اللہ) ہے۔ ذکر ولادت کے بارے میں حضرت گنگوہیؒ خود فرماتے ہیں۔

نفس ذکر ولادت کا کوئی منع نہیں کرتا۔

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں :

نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندوب ہے کہ بہ سبب الغمام ان بیٹے کے یہ مجلس منوع ہو گئی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب قریش سہارنپوری لکھتے ہیں :

وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریعہ ہو یا آپ کی نشست و برخاست اور بیماری و خواب کا ذکر ہو۔

ان عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک میلاد ہرگز ناجائز نہیں ہندوؤں کی طرح تکرار ولادت کا عقیدہ بے شک بُرا ہے۔

نمازیں سب مسلمان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ یعنی نمازیں سلام اور درود پڑھ کر پڑھتے ہیں اور شیعوں کی نمازیں سلام اور درود کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے۔ "شیعہ نماز" چھپ چھپ ہوئی عام تھی۔ جسے جو چاہے دیکھ سکے۔ ان کے ہاں سلام کھڑے ہو کر ہے اور شیعوں کے ہاں یہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

علماء دیوبند چکے اہل سنت والجماعت ہیں اس لیے وہ بیٹھ کر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ دیوبندی ہر روز ساٹھ ہزار سے زیادہ دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

شیعہ مذہب کی بنیاد مخالفت صحابہ پر ہے اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیام تہنیتی دگرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف) شیعوں نے صحابہ کی مخالفت میں کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کی ماہ نکالی۔ جب حضور کے سامنے قیام تہنیتی ناجائز تھا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کیسے جائز ہو گیا؟ بیٹھ کر درود و سلام پڑھنا اگر نمازیں گستاخی اور بے ادبی نہیں تو نماز کے باہر بیٹھ کر درود و سلام پڑھنا کیسے بے ادبی اور گستاخی ہو گیا؟ کچھ تو سوچیں اور غور کریں۔

بریلوی نعت خوان کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں تو جہود و جہود کہتے ہیں۔ عجیب سا شکل جانتے مجلس سے جو جے ادب ہو..... جاہل یہ بھی نہیں جانتے کہ کھڑے ہونے کی حالت کو مجلس نہیں کہتے شیعوں کے مذہبی اجتماع کو مجلس کہا جاتا ہے۔ بریلوی مجلس میں مذکورہ مہرغ شیعہ مجلس سے آیا معلوم ہوتا ہے۔

نماز کی تین حالتیں ۱۔ دست بستہ قیام ۲۔ رکوع ۳۔ سجود صرف اللہ رب العزت کے لیے ہونی چاہیے۔ اللہ کے سوا کسی کے لیے یہ تعظیم عمل میں لانی چاہیے۔ جاہل سنی اگر شیعوں کے طریقے کو دہانتی اور عبارت کی یہ ہیں شکلیں جو بیت اللہ رب العزت کے لیے ہی عمل میں لائیں اور بیت کو پرستے ذوق و شوق سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و درود پڑھا کریں تو کتنی اچھی بات ہو اور یہی طریقہ

ہیں نمازیں بھی تعظیم دیا گیا ہے۔

بعض بریلوی کہتے ہیں کہ اگر ہم کھڑے ہو کر سلام پڑھیں تو ہم مولانا احمد رضا خاں کے دین و دنیا سے نکل جائیں گے اور اعلیٰ حضرت نے جس اپنے دین و مذہب پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں کا اندیشہ عیص نہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کے مشورہ نعت خوان غلیل الدین حسن جوان کے مد سے میں نہیں ٹھکتے تھے کہتے ہیں "بیٹھے بیٹھے پڑھو درود و سلام" پس ہم سب کو چاہیے کہ شیعوں کے طریقہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتے سے پرہیز کریں اور سنی طریقہ پر بیٹھ کر درود و سلام پڑھا کریں۔

اس نئے طریقہ سلام میں بریلوی ایک اور غلط بات شامل کر لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں یہ قیام مولوی کیا جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریف سے آتے ہیں۔

بریلویوں کا یہ عقیدہ ان کے عام عقیدہ حاضر و ناظر کے خلاف ہے۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور دوسری طرف وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ محفل میں ہیں آتے ہیں۔ اب آپ ہی سوچیں کہ ان کے ہاں کونسی بات صحیح ہے۔

مولوی احمد رضا خاں کے بزرگوں میں مولوی عبد السمیع رامپوری بھی تھے۔ آپ نے حضور کے

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی یوں نفی فرمائی:

اصحاب محفل میلاد کو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجاہد نہ ہی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے تھے

مولوی ویدار علی صاحب الوری اس سے بھی زیادہ مراحت کے ساتھ لکھتے ہیں:

نقطہ حاضر و ناظر سے اگر حضور و نظور بالذات مثل حضور و نظور باری تعالیٰ ہر

وقت و نقطہ مراد ہے تو یہ عقیدہ محض غلط و مضی الی الشرک ہے۔ الا الی اسلام

میں یہ عقیدہ کسی جاہل احمق کا بھی نہ ہو گا

لے نعت الروح ص ۹۵ لے نوار ساطع ص ۵۵ لے رسول الکلام فی بیان الولد والقیام ص ۵۱

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں :

اس وقت خاص میں ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلیب کثرت
درود و سلام حاضر یا ناظر سمجھتے ہیں نہ دیگر اوقات میں۔ ص ۱۱۱

یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام کے وقت حاضر ناظر ہو جاتے ہیں۔ اس
حدیث کے واضح طور پر خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور وہ
درود شریف پڑھنے والے کا درود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔
پس اس نیت کے ساتھ کہ حضور اس طرح سلام پڑھنے کے وقت محفل میں تشریف
لے آتے ہیں۔ اس طریقے سے سلام پڑھنا اور بھی جاہل اعتراض ٹھکراتا ہے۔

دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج

بریلوی لوگ ۱۱ کھڑے ہو کر ۲۱ اجتماعی شکل میں دائرہ بنا کر ۱۳ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا
تصویر باندھ کر مسجد دل میں سلام پڑھتے ہیں۔ سلام پڑھنے کا یہ طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ
میں ہرگز رائج نہ تھا۔ صحابہ نے حضور کے بعد کبھی اس طرح سلام نہ پڑھا تھا۔

بزرگوں میں سے اس وقت ہم صرف چار نام پیش کرتے ہیں۔ ۱۱ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ،
۲۱ پیران پیر حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، ۳۱ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ، ۴۱ اورنگزیب
عالمگیرؒ ان حضرات نے کبھی اس طرح حضور پر صلوٰۃ و سلام پڑھا ہو تو صحیح حوالہ پیش کرنے پر انہیں
دس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

اگر کئی صاحبِ دستِ حوالہ و سطر کی قید سے لکھ بھیجیں اور اس میں کھڑے ہو کر اجتماعی طور پر سلام
پڑھنے کی تصریح ہو تو ہم ان کے منون ہوں گے اور دس ہزار روپے کا چیک بھی ان کی خدمت
میں ارسال کر دیں گے۔

محمد اعظم عفا اللہ عنہ

عصری تقاضے پر دیگر گرائڈر دینی تالیفات !

۱۔ نماز کا مقام توحید - سائز 18×22 صفحات ۶۲
اس میں مولانا اسماعیل شہید کی طرٹ منسوب ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے

۲۔ شاہ اسماعیل شہید - سائز 18×22 صفحات ۱۰۴
اس میں حضرت شہید کی زندگی عقائد اور مسلک پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے

۳۔ عالم الغیب - سائز 18×22 صفحات ۶۲
اس میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے۔

۴۔ تقدیس حسین - سائز 20×30
اس میں بریلوی کی مرکز اسلام کے خلاف اعتقادی بغاوت کا دلسوز تذکرہ ہے۔

۵۔ علم جنات و ملکوت - سائز 18×22
اس میں حضرت مولانا خلیل احمد تحت سہارنپوری کی ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے

۶۔ آثار التشریل - سائز 18×22 صفحات تقریباً ۳۰۰
قرآن کے موضوع پر علامہ محمد عباس کے مضامین مجموعہ
۷۔ پڑھنا جا شرماتا جا - سائز 18×22
بریلوی کی تیز زبانی کے خلاف قوم کی عدالت میں ایک استغاثہ۔

۸۔ بریلوی کا چالیسواں - سائز 18×22
ڈوبن صاحب ازلیقہ میں بریلویوں کے چالیس اعتراضات کے جوابات۔